سوال نمبر 1:

روزہ کی اہمیت اور مقاصد بیان کیجیے
نیز روزہ کے اخلاقی، روحانی اور سماجی اثرات بیان کیجیے۔

جواب:

روزہ کا بنیادی معنی و مفہوم:

برصغیر پاک و ہند میں اس کو روزہ کہا جاتا ہے جبکہ قرآن و حدیث میں صوم و صیام کے الفاظ آتے ہیں۔ صوم یا صیام کا لغوی معنی ہے کسی کام یا چیز سے رک جانا۔ دینی اصطلاح میں اس سے مراد صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز رکھنا۔

شرعی اصطلاح میں اس سے مراد فجر سے لے کر مغرب تک کھانے پینے اور فعل جنسی اور دیگر برائیوں سے مکمل طور پر اجتناب کرنا ہے۔ روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو ارکان اسلام سے بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے روزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا

"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"

جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں روزے کے مطابق فرمایا کہ

"پس تم میں جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ روزہ رکھے" (البقرہ-۱۸۵)

روزہ کی اہمیت:

حصول تقویٰ:

روزہ ارکان اسلام میں عظیم عبادت کا درجہ رکھتا ہے روزہ سے مقصود تقویٰ کا حصول ہے تاکہ انسان کے اندر

M T W T F S

DATE: ___/___/_____

ایسی استعداد پیدا ہو سکے جس کے ذریعے وہ گناہ کے خلاف مزاحم ہو سکے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ ایک ماہ کے فرض روزے تربیت کا ایسا عملی نمونہ ہیں جو انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر کھانے پینے اور جماع وغیرہ جیسی حلال چیزوں کو چھوڑ رہا ہے اور کیوں نہ وہ اُسی مالک کی رضا کی خاطر حرام چیزوں کو بھی چھوڑ دے اس طرح روزے کے ذریعے انسان کے اندر مالک کی رضا پر عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گیے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ" (البقرہ ۔ ۱۸۳)

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی اپنی کتاب جامع ترمذی میں حضرت محمدؐ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے اور میں نے تمہارے لیے نماز تراویح تجویز کی پس جو لوگ روزہ رکھے اور تراویح پڑھیں اور ایمان اور احتساب کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوں گا جیسے وہ پیدا ہوا تھا گناہوں سے پاک" (جامع ترمذی)

ضبط نفس اور اخلاقی تربیت:

روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس سے ایسی خواہشات پر قابو پانے کی اہمیت بیان ہوتی ہے جو روزے کی ممنوعات میں سے ہیں یعنی کھانا پینا اور جنسی فعل سے اجتناب کرنا جیسے معمول کے مطابق کوئی اہمیت نہیں دیتا چونکہ روزہ انسانی ذات محدود ہوتا ہے اس لیے اس اقدامات کی تکمیل کے لیے اس میں خوف

M T W T F S DATE: __/__/__

خدا اور خود ضبطی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہی ضبط نفس اور یہی تقوی جو انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے روزے کا اصل مقصد ہی انسان کی خواہشات کو احکام الٰہی کے تابع کرنا ہے جو شخص ہر سال ایک مہینہ تک اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے اسے ضبط نفس کی قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ جس سے وہ شیطان کی ہر ترغیب کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کر لیا اس نے فلاح پائی اور جس نے ایسا نہ کیا اس نے اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔" (شمس۔ 7:10)

روزے کا حکم دینے کا بھی یہی فلسفہ ہے کہ نفس کی قوت کو توڑنے کے لیے اپنی خواہشوں کو اعتدال میں لانے کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی دخل نہیں۔

روزہ کے مقاصد:

احساس بندگی:

اسلام روزہ کے ذریعے انسان کے شعور میں اللہ کی حاکمیت کے اقرار و اعتراف کو مستحکم کرنا چاہتا ہے اور اس شعور کو اس قدر مستحکم بنا دینا ہے کہ احکام الٰہی کے روبرو انسان اپنی آزادی اور خود مختاری سے دست بردار ہو جائے اسی طرح رمضان کے روزے سال میں ایک مرتبہ 720 گھنٹے ہمیں اس شعور کہ ہم خدا کے بندے اور محکوم پر قائم رہنے تاکہ سارا سال انسان کے ذہن پر اس کے اثرات قائم رہیں۔ خدا کا وجود محض ایک عقیدہ نہیں رہے بلکہ عملی زندگی میں اس کے اثرات محسوس کرے اس پر عمل کرے۔

اطاعت امر:

احساس بندگی کے ساتھ ساتھ جو چیز لازمی پیدا ہو گی وہ یہ کہ انسان اپنے آپ کو جس خدا کا بندہ سمجھ رہا ہے اس کی اطاعت کرے۔ ان دونوں میں

M T W T F S DATE: __/__/____

میں فطری طور پر ایسا رابطہ ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے اور احساس بندگی جس درجہ شدت کا ہو گا اطاعت امر بھی اتنی ہی مضبوط اور شدید ہو گی اپنی خواہش ہو یا دوسروں کی۔ انسان بلا اذان خداوندی روزہ نہیں چھوڑ سکتا اس طرح اس کی اطاعتیں ہر طرف سے سمٹ کر ایک مرکزی اقتدار کی طرف پھر جاتی ہے اسکی مطلق قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو" (تغابن: ۱۲)

روزے میں اگرچہ بظاہر صرف دو خواہشات (غذا اور طبعی خواہش پر پابندی لگائی گئی ہے لیکن اس کی اصل روح یہ ہے کہ انسان پر بندگی کا احساس پوری طرح طاری رہے اس کے بغیر اگر انسان محض بھوکا پیاسا رہے تو یہ روزہ لاش کی طرح بے روح ہو گا۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا:

"جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو خدا کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"۔

تعمیر سیرت:

روزے کا دوسرا مقصد انسان کی سیرت کی تعمیر ہے اس سیرت کی بنیاد تقوی پر ہے تقوی سے مراد قرآن کی رو سے انسانی زندگی کے ایسے رویے کو تقوی کے نام سے تعبیر کرتا ہے جس کی بنیاد احساس بندگی اور ذمہ داری پر ہو۔ روزے کا مقصد انسان میں مجبور کے رجحانات ختم کیے جائے اور تقوی کو نشوونما دیا جائے جیسے ایک شخص جب روزہ رکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ جلوت بلکہ خلوت بھی پرہیز کرے ایسے میں اگر کوئی شرائط پر عمل کرتا ہے تو اس کے نفس میں مختلف کیفیات ابھرتی ہیں۔

* خدا کے عالم الغیب ہونے کا پورا یقین اسے تنہائی میں روزے کی حدود کا پابند رکھتا ہے۔

M T W T F S DATE: __/__/____

روزہ کے اخلاقی، روحانی اور سماجی اثرات:

روزہ کے
اخلاقی، روحانی اور سماجی اثرات سے مراد وہ اثرات ایک شخص کو انفرادی طور پر اس کے اخلاق اور روح پر مرتب ہوتے ہیں اور بحثیت قوم اور امت جو اس کی اجتماعی زندگی میں مرتب ہوتے ہیں ان کو مندرجہ ذیل آگے وضاحت دی گئی ہے۔

روزہ کے اخلاقی و روحانی اثرات:

* تقوی:

روزہ سے تقوی اور پرہیز گاری کی صفت بھی پیدا ہوتی روزے فرض اس لیے کئے گئے تاکہ تقوی پیدا ہو روزے میں انسان ممنوع اور حرام چیزیں تو کجا بعض حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے رمضان المبارک میں یہ مشق اسے بعد میں بھی برائیوں سے اجتناب کرنا سکھاتی ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ" (البقرہ: ۱۸۳)

* تزکیہ نفس:

روزے کے اہم فوائد میں سے ایک اہم فائدہ اپنے نفس کا تزکیہ یعنی نفس کی پاکیزگی ہے جو آدمی صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے وہ نہ بری آنکھ سے کسی کو دیکھتا ہے اور نہ برائی کے بارے میں سوچتا ہے اور دراصل اس طریقے سے وہ اپنے نفس کو پاک کر رہا ہے تزکیہ نفس کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تحقیق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کیا" (الاعلیٰ: ۱۴)

اطاعتِ حکم خداوندی:

روزے کے اہم فوائد میں سے ایک

M T W T F S DATE: ___/___/___

حکم خداوندی کی اطاعت ہے اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو کون سارا دن بھوکا رہتا، روزہ رکھا اس لیے جاتا ہے تاکہ خالق حقیقی کے احکام کو بجا لایا جائے اور اسی کو مالک و رزاق مانا جائے۔ اس حوالے سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔" (تغابن: ۱۲)

*رضائے الٰہی کا حصول:

ہر مسلمان روزہ اس لیے رکھتا ہے کہ اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی اسی میں ہے کہ اس کے بندے اس کے احکامات کی پیروی کریں اور جو اس کی رضا ہو اس پر راضی ہوں تاکہ اللہ ان کو جزا دیں۔ جیسے ایک حدیث قدسی آپؐ نے فرمایا:

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

*تحمل و برداشت:

روزہ سے انسان میں تحمل و برداشت کی صفت پیدا ہوتی ہے جب ایک صبح سے شام تک بھوکا رہے برائیوں سے اجتناب کرے تو اس میں تحمل و برداشت پیدا ہو گی جو رمضان کے بعد اس کے کردار کا حصہ بن جاتی ہے۔ تحمل و برداشت کے لیے دوسرا لفظ "صبر" ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک صبر کرنے والوں کو پورا دیا جائے گا ان کا اجر بغیر کسی حساب کے۔ (الزمر: ۱۰)

*تعمیر سیرت:

روزہ سے انسان کی سیرت کی تعمیر ہوتی ہے اگر ایک آدمی کو گالم گلوچ، غیبت و بدکاری کی لت پڑ چکی ہو، وہ رمضان میں روزہ رکھنا شروع کر دے تو روزہ سے ان تمام برائیوں سے رک جائے گا اور اگر وہ آدمی نہ باز آئے تو آپؐ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی کے بھوکے رہنے سے کوئی مطلب نہیں۔"

M T W T F S　　DATE: __/__/____

* اجر عظیم:

روزہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے اور اس کا اجر بھی اللہ تیہ کرتا ہے اور اس کی فضلیت کا اندازہ لگایا جاسکتا کہ قرآن مجید اس مہینے میں نازل ہوا اور ان روزوں میں ایک دن لیلۃ القدر ہے جس میں عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ افضل ہے اور اس مہینے کی بے مثال ہے اجر کے مطابق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے حضرت محمدؐ نے حدیث قدسی میں فرمایا

"روزہ میرے لیے ہیں اور میں ہی اس کا بدلا دوں گا" (حدیث قدسی)

* طبی فائدے:

روزے سے پیٹ کی کئی بیماریوں سے نجات ملتی ہے پیٹ کی کئی بیماریاں بسیار خوری کی وجہ سے ہوتی ہے موٹاپا جو کئی بیماریوں کا موجب ہے روزہ رکھنے سے کم ہوتا ہے۔ اس مطلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ڈھکے چھپے الفاظ میں فرمایا:

"اور یہ کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو" (البقرہ: ۱۸۴)

اور اسی سے مطلق رسول پاکؐ نے بھی فرمایا کہ:

"ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے" (ابن ماجہ)

* دوسروں کی محرومیوں (بھوک پیاس) کا احساس:

روزہ میں انسان بھوک پیاس برداشت کرتا ہے تو اسے غریب بھائیوں کی محرومی کا بھی احساس پیدا ہوتا ہے جس سے اس کے اندر غریبوں سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور لوگوں اس جذبہ کے تحت رمضان میں لوگوں (غریب) کے روزے کھلواتے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت آسان کرے گا"

M T W T F S   DATE: __/__/__

روزہ کے سماجی اثرات:

اگرچہ روزہ انفرادی فعل ہے لیکن روزے رکھنے کے لیے ایک خاص مہینے کے تقرر نے اس فعل کو ایک اجتماعی عمل بنا دیا ہے اور اس کے اجتماعی طور پر سماجی اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں

* جماعتی احساس:

اجتماعی عمل سے لوگوں میں فطری اور اصلی وحدت پیدا ہوتی ہے نسل یا زبان فطری قومیت پیدا نہیں کرتی آدمی کا دل اس سے ملتا جو خیالات اور عمل میں مطابقت رکھتا ہو۔ جب بہت سے لوگ مل کر ایک ہی عمل کرتے ہیں تو ان میں باہمی یگانت، رفاقت، یک جہتی اور برادری کے گہرے تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکی ہو یا بدی دونوں صورتوں میں اجتماعی نفسیات کام کرتی ہے برائی میں نفسیات کا دخل برادری کو مستحکم نہیں ہونے دیتی جبکہ نیکی کے راستے میں نفسیات دبتی ہے اور برادری میں اخوت کو پیدا کرتی ہیں۔

* امداد باہمی کی روح:

یہ اجتماعی عبادت عارضی طور پر تمام لوگوں کو ایک سطح پر لے آتی ہے اگرچہ امیر امیر ہی رہتا ہے اور غریب غریب ہی، لیکن روز چند گھنٹوں کے لیے امیر پر بھی وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس سے فاقہ کشی بھائی پر بھی گزرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی مصیبت حقیقی طور پر سمجھ / محسوس کرتا ہے اور خدا کی رضا کا جذبہ اسے غریب بھائیوں کی مدد پر اکساتا ہے جس قوم کے امیروں میں غریبوں کی تکلیف کا احساس اور ان کی عملی ہمدردی کا جذبہ ہو جہاں صرف اداروں کو خیرات نہ دی جاتی بلکہ ضروا ضروا بھی حاجت مندوں کا تلاش کر کے مدد پہنچائی جاتی ہے وہاں نہ صرف

M T W T F S DATE: ___/___/___

یہ کہ قوم کے کمزور حصے تباہ ہونے سے بچ جاتے ہیں اور اجتماعی فلاحی ریاست برقرار رہتی ہے بلکہ غربت اور امارت میں حسد و نفرت کے بجائے محبت اور شکر گزاری کے تعلقات استوار ہوتے ہیں جس کی مثال حضرت عمر فاروق کے دور میں زکوٰۃ کا نظام اسلامی قوانین کے مطابق قائم تھا جس سے دینے والے تھے لیکن لینے والا کوئی نہیں تھا اور ریاست مستحکم اور فلاحی ریاست قائم تھی

* عدل اجتماعی:

روزہ ہی دراصل انسان کو عدل اجتماعی کا احساس دلا کر معاشرتی مساوات پیدا کرتا اور معاشرتی تفاوت کو ختم کرتا ہے اسی طرح روزہ دار جہاں اپنی بہتری کے لیے سوچتا ہے وہیں غرباء و مساکین کے بارے میں بھی اس کے اندر ترس اور رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو اسے اجتماعیت کی طرف لے جاتے ہیں جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ عدل انصاف کا حکم دیتا ہے" (النحل: ۹۰)

اللہ مسلمانوں کو براہ راست حکم دیتا ہے کہ عدل و انصاف کے ساتھ پیش آئے خواہ سامنے امیر ہو یا غریب بغیر تفریق کے انصاف / عدل فراہم کریں اور جہاں انصاف نہیں ہوتا وہ قومیں برباد ہو جاتی ہے

* خلاصہ بحث:

روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے جیسے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کرنے کا مقصد "تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ" تقویٰ بنیادی طور پر انسان کے اندر جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے کیونکہ روز محشر بندے کو اپنے اعمال کے ساتھ خدا کے سامنے پیش ہونا ہے جہاں کوئی رعایت نہیں بخشی جائے گی اور سفارش بھی انہیں کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی

M T W T F S DATE: ___/___/___

پابندی کریں اور صبر کا دامن تھام لیں گے اور برائی
سے اجتناب کریں اور یہ صبر روزے کی مشق
سے حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ہر سال ایک مہینے میں
بندے سے کرواتا ہے اور اس کے فائدے ہمیں دنیا
اور آخرت دونوں میں حاصل ہوتے ہیں۔